سید ولی حسینی

افغان سعودی تعلقات کا انقطاع

چند روز قبل جب متحدہ عرب امارت نے افغانستان سے سفارتی تعلقات منقطع کرنے کا اعلان کیا تھا، اسی وقت یہ توقع کی جارہی تھی کہ بہت جلد سعودی عرب بھی اس کی پیروی اور اپنے آقاؤں کے حکم کی تعمیل میں یہ قدم ضرور اٹھائے گا۔
یہ توقع ۲۰ ستمبر کو سعودی محکمہ خارجہ کے اعلان سے پوری ہوگئی۔ اب صرف پاکستان واحد ملک ہے، جس کے سفارتی تعلقات افغانستان کے ساتھ قائم ہیں اور اس نے اس امر کا بھی اعادہ کیا ہے کہ اس کا تعلقات ختم کرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ اس طرح اب حکومت پاکستان کی ذمہ داریوں میں مزید اضافہ ہوگیا ہے۔ لیکن فی الوقت گفتگو ایک دوسرے زاویے سے متحدہ عرب امارات نے اور پھر سعودی عرب نے بھی اس انقطاع کا سبب بیرون ملک دہشت گردی کے مرتکب افراد کو پناہ دینا بتایا ہے۔ یقیناً یہ الفاظ مبہم نہیں ہیں۔ ان کی اس شکایت کا محور فقط اسامہ بن لادن کی ذات ہے اور اس مفہوم سے سبھی واقف بھی ہیں، مگر قابل توجہ امر یہ ہے کہ اگر یہ دعویٰ تسلیم بھی کرلیا جائے، آپ سے اپنے دعوے کے اثبات میں ثبوت نہ بھی مانگیں جائیں، تب بھی کیا طالبان حکومت کا یہ ''جرم'' اس قدر سنگین قرار پاتا ہے کہ اس کی سزا پورے افغانستان کو دینا روا اور جائز قرار دے دیا جائے؟ اگر فرد واحد کی حمایت یا مخالفت میں پورے ملک کو تادیبی کارروائیوں کا نشانہ بنایا جاسکتا ہے تو اس جرم سے کونسا ملک بری ہے؟ کیا جرمنی نے کروشیا کی حمایت نہیں کی؟ اسے اسلحہ فراہم نہیں کیا؟ جس کے نتیجے میں انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزیاں ہوئیں اور ہزاروں بے گناہوں کا قتل عام ہوا، کیا اسرائیل فلسطین کے معاملات میں کھلم کھلا مداخلت اور وہاں بدترین ظلم کا مرتکب نہیں ہوا؟ کیا انڈیا نے اپنی ہمسایہ ریاستوں میں دہشت گردی کو فروغ نہیں دیا؟ تامل ٹائیگرز اور چاپئنا کے باغی گروہ سے اس کے تعلقات اور ان کی پشت پناہی کیا کوئی راز ہے؟ انڈیا کا ایک اہم ''کارنامہ'' جو دنیا کی نظروں سے یکسر اوجھل ہے وہ ہے سکم نامی آزاد ریاست پر قبضہ کرنا، جو اقوام متحدہ کا ممبر ملک تھا، اس کو اندرا گاندھی کے دور میں فوج کشی کرکے اپنے ملک میں ضم کرلیا گیا، مگر اس پر بھی اقوام متحدہ نے کوئی قدم نہیں اٹھایا، خود امریکہ اعلانیہ مختلف ممالک کے معاملات میں مداخلت کرتا ہے، اس کی تاریخ ان ''کارناموں'' سے بھری پڑی ہے، روس افغانستان میں اتنے عرصے تک قابض رہا، الجزائر کی منتخب حکومت تبدیل کرنے اور وہاں کے عوام پر ان کی پسندیدہ قیادت کو حق حکومت نہ دینے میں امریکہ کا کردار واضح ہے۔ کیا ان تمام ممالک سے یورپی برادری سمیت خصوصاً مسلم ممالک نے سفارتی تعلقات منقطع کئے؟
سطور بالا پر غور کیا جائے تو سعودی عرب کے اس تازہ فیصلے کی کوئی بنیاد سامنے نہیں آتی۔ حقیقتاً ان حالات میں یہ قطعاً غیر مناسب فیصلہ ہے، جس کا اعلان کرتے ہوئے غالباً زمینی حقائق اور معروضی سوالات کو بھی مکمل طور پر پیش نظر نہیں رکھا گیا اور خدشہ ہے کہ خود ان ممالک میں عوامی سطح پر اس فیصلے کے خلاف ردعمل ہوگا؟ اب ان ممالک کے لئے بہترین لائحہ عمل یہی ہوسکتا ہے کہ وہ اگر فی الفور اپنے اس فیصلے پر نظر ثانی کرنے کی پوزیشن میں نہ ہوں تو اپنے اعلان کردہ موقف کے مطابق افغان عوام کی مشکلات بڑھانے میں شریک نہ ہوں، بلکہ ان کی مشکلات کو کم کرنے میں اپنا کردار ادا کریں، خصوصاً اس لئے بھی کہ ان کے اپنے اعلان کردہ موقف کے مطابق افغان عوام سے ان کا کوئی اختلاف نہیں ہے۔